پروفیسر عابد صدّیق

تعمیر آشوب

نئے فلیٹوں ، نئے مکانوں
نئے پلازوں کے سلسلوں کے
محاصرے میں
ہمارے شہروں میں
راحتوں کے ذخیرے ، آسودگی کے اندوختے
زیادہ دنوں کفایت نہ کر سکیں گے !

ہمارے شہروں میں یہ جو کالونیاں ہیں
ان میں حسین، روشن، نئے مکاں ہیں
جنہیں بنانے میں، جن کی کرسی بلند کرنے میں
سارے لوگوں نے چاروں جانب سے ریت اٹھائی
گڑھے گھروں کے سبھی نے بھرنے کو
نئے گڑھے کھود کھود ڈالے
فراز کو ہم نے پست کرکے ، بھرے ہیں سارے نشیب اپنے
ہماری دانش حسین بنا کر دکھائے ہم کو فریب اپنے

ہمارے کھیتوں کی
نرم کچّی زمیں کی پگڈنڈیوں کے سینوں پہ

پتھروں کے عذاب اترے
ہمیں نے خوش ہو کے نرم مٹی میں اپنے ہاتھوں سے
سنگ پاروں کی فصل بو کر
سڑک بنائی
اگر ہمارے دلوں کی نرمی شقاوتوں سے بدل گئی ہے
تو رنج کیسا ؟
ہماری تعمیر میں جو مضمر خرابیاں ہیں
وہ سب عیاں ہیں
ہمارے شہروں میں یہ جو کالونیاں ہیں
ان میں حسین، روشن نئے مکاں ہیں
جنہیں بساتے بساتے ہم نے دلوں کی بستی اُجاڑ ڈالی
دلوں میں شفقت نہیں ہے باقی
نہ اپنے سینوں میں روشنی ہے۔
ہماری تعمیر دیدنی ہے -!

شیزان کی تمام مصنوعات کا بائیکاٹ کیجئے!

یاد رکھئے ! ہم مسلمان ہیں اور مرزائی کافر مرتد !
ھم اگر اُن کی مصنوعات استعمال کریں گے تو وہ ہمارے سرمائے سے ہمارے خلاف اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کے لئے آسانیاں پائیں گے،

فیصلہ آپ نے کرنا ہے۔ بائیکاٹ یا ——؟